2294 ـ ایسے رشتہ داروں سے ملنے جانا جن کے گھروں میں ڈش انٹینا لگا ہوا ہے۔

سوال

ایک شخص اپنے قریبی رشتہ داروں کی عیادت اور ملاقات کا عادی ہے، لیکن ان کے گھروں میں بعض خرابیاں موجود ہیں، جیسے کہ ”ڈِش“ (سیٹلائٹ ڈش) وغیرہ، حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ چیزیں حرام ہیں۔ تو کیا ایسے شخص کو ان رشتہ داروں سے ملاقات ترک کر دینی چاہیے، یا وہ ان سے ملنے جاتا رہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کسی کے رشتہ دار ہیں تو ان کے ساتھ صلہ رحمی واجب ہے، چاہے وہ کسی ناپسندیدہ حال پر ہی کیوں نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (14) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا
ترجمہ: ”اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی، اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری جھیل کر اٹھایا، اور دو سال میں اس کا دودھ چھڑایا؛ کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر، میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کا کہنا نہ مان، مگر دنیا میں ان کے ساتھ حسن سلوک کر۔“ (لقمان: 14-15)

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ انہیں قتل کر دو یا ان سے قطع تعلقی کر لو، بلکہ فرمایا: ”دنیا میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔“

اسی طرح رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا واجب ہے، اگرچہ وہ ایسے حال میں ہوں جو ناپسندیدہ ہو۔ لہٰذا آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنے ان رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی کریں اگرچہ ان کے ہاں ”ڈش“ موجود ہو، جسے اکثر لوگوں نے حرام چیزوں کے لیے استعمال کیا ہوا ہے، اس کے ذریعے انہوں نے اپنے وقت اور مال ضائع کیے، اور اس کے سبب بہت سے لوگوں کی اخلاقیات اور افکار بگڑ گئے۔

البتہ اگر وہ آپ کی موجودگی میں اس ڈش پر حرام مواد چلاتے ہیں، تو ایسی حالت میں آپ کو ان کے پاس جانا جائز

نہیں، تاکہ آپ گناہ میں ان کے شریک نہ بنیں۔ تاہم ہم یہ مشورہ ضرور دیں گے کہ انسان اپنے قریبی رشتہ داروں کا حق ادا کرے نصیحت کے ذریعے؛ یعنی ان کے پاس جائے، ان کو نرمی اور حکمت کے ساتھ سمجھائے کہ یہ چیز حرام ہے، اور ان پر واضح کرے کہ حرام چیزوں کو دیکھنا حرام ہے، تاکہ وہ اپنے رشتہ داروں کو نصیحت اور ان کی خیر خواہی کا حق ادا کر سکے۔ (ماخوذ از: "لقاء الباب المفتوح" از شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ، مجلس نمبر 148)

ایک مسلمان کو چاہیے کہ جب وہ ایسے رشتہ داروں کے پاس جائے تو اپنے بچوں پر خاص توجہ رکھے، کہ وہ ایسی محرمات کو نہ دیکھیں جو وہاں دکھائی جا رہی ہوں۔

اور ایک مخلص مسلمان اگر نرمی اور ذہانت سے کام لے، تو وہ گھر والوں اور دیگر افراد کی توجہ کسی دلچسپ گفتگو، فائدہ مند سرگرمی یا حلال مشغلے کی طرف موڑ سکتا ہے، اور حرام چیزیں دیکھنے سے روکنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ بلکہ بہتر ہے کہ انسان کوشش کرے کہ وہاں حلال تفریح اور مباح سرگرمیوں کے ذرائع مہیا کرے (جیسے اچھی کھیلیں، صحت مند جسمانی مشقیں، مفید کمپیوٹر سرگرمیاں وغیرہ)، تاکہ حرام چیزوں کا متبادل فراہم ہو سکے، یا کم از کم حرام کا کچھ ازالہ ہو جائے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ سب کے حالات درست فرمائے، اور ہمیں سیدھی راہ کی طرف رہنمائی عطا فرمائے۔